سورۃالبقرۃ

(مترجم: سید محمد علی موسوی)

اللہ کے نام سے شروع کرتاہوں جو بے حد مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

۱۔الف لام میم

۲.(یہ)وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک (مشکوک) نہیں اور متقین کو راہ دکھاتی ہے۔

۳.وہ غیب کی چیزوں پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔اور جو روزی ہم نے ان کو دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

۴.اور وہ جو کچھ تجھ پر اور جو کچھ تجھ سے پہلے نازل کیا گیا ہے،ان پر ایمان لاتے ہیں۔اور آخرت کو وہ یقینی جانتے ہیں۔

۵.یہی لوگ ہی اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔

۶.بے شک جو کافر ہو چکے ہیں ان کو تو ڈرائے یا نہ ڈرائے برابر ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

۷.اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی ہے۔اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

۸.اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے ہیں جبکہ وہ ہر گز ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

۹.وہ اللہ اور ایمان والوں کو دھوکہ دیتے ہیں جبکہ وہ فقط اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں لیکن وہ سمجھتے نہیں۔

۱۰.ان کے دلوں میں بیماری ہے۔پھر اللہ نے ان کو بیماری میں بڑھادیا۔اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

۱۱.اور جب ان سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ ڈالو تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

۱۲.جان لو! فقط وہی مفسد ہیں لیکن وہ شعور نہیں رکھتے۔

۱۳.اور جب ان سے کہا جائے کہ ایمان لاؤ جیسے سب لوگ ایمان لاتے ہیں تو کہتے ہیں کیا ہم بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں۔جان لو وہی بیوقوف ہیں لیکن نہیں جانتے۔

۱۴.اور جب ایمان لانے والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے ساتھ تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بے شک ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو (ایمان لانے والوں کے ساتھ) مذاق کرتے ہیں۔

۱۵.اللہ خود ان سے مذاق کرتا ہے اور ان کو ان کی سرکشی میں اضافہ کرتا ہے جبکہ وہ عقل کے اندھے ہیں۔

۱۶.یہ وہی ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی۔تو ان کی تجارت سودمند نہ ہوئی۔نہ ہی وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

۱۷.ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی پھر جب آگ نے آس پاس کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کی روشنی ختم کر دی اور ان کو ایسی تاریکیوں میں چھوڑا کہ کچھ نہیں دیکھتے۔

۱۸.یہ لوگ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں پس وہ نہیں لوٹیں گے۔

۱۹. یا وہ ایسے مینے کی مانند ہے جو آسمان سے زور سے پڑ رہا ہو جس میں اندھیرے، گرج اور بجلی ہوں۔ کڑک کی وجہ سے، موت کے ڈر سے، انگلیاں اپنے کانوں میں ماریں۔ جبکہ اللہ کافروں کو احاطہ کرنے والا ہے۔

۲۰. قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھیں اچک لے۔ جب بھی بجلی چمکتی ہے تو اس کی روشنی میں چلنے لگتے ہیں۔ اور جب ان کے لئے اندھیرا ہو جائے تو کھڑے رہ جاتے ہیں۔ اگر اللہ چاہے تو ان کے کان اور آنکھیں لے جائے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۲۱. لوگو! اپنے رب کی بندگی کرو۔ جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو جو تم سے پہلے تھے۔ شاید تم پرہیزگار بنیں۔

۲۲. جس نے زمین کو تمہارے واسطے بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا۔ اور آسمان سے ایک پانی اتارا۔ پھر اس کے ذریعے پھلوں سے تمہارے لئے روزی نکالے۔ پس کسی کو اللہ کا شریک مت ٹھہراؤ جبکہ تم جانتے ہو۔

۲۳. اگر تمہیں اس کلام میں شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے۔ اگر تم سچے ہو تو اس جیسا ایک سورہ لے آؤ اور اللہ کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں ان کو بلاؤ۔

۲۴. پھر اگر ایسا نہ کر سکو اور ہر گز نہ کر سکو گے تو پھر اس آگ سے بچو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ جو کافروں کے واسطے تیار کی ہوئی ہے۔

۲۵. ان لوگوں کو خوشخبری دو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ان کے واسطے درخت ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جب ان کو وہاں کا کوئی پھل کھانے کو ملے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا۔ تو ان کو اس صورت میں ایک اور پھل دیے جائیں گے۔ اور ان کے لئے وہاں پاکیزہ عورتیں ہوں گی جبکہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

۲۶. بے شک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ مچھر یا اس سے بڑھ کر کسی چیز کی مثال دے۔ پھر جو لوگ مومن ہیں ان کو یقین ہے کہ ہر حق ان کے رب کی طرف سے ہے۔ لیکن جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس مثال سے اللہ کا کیا مطلب تھا۔ اللہ اس مثال سے بہت سوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہت سوں کو اس مثال سے ہدایت دیتا ہے۔ اور اللہ اس مثال سے فقط بدکاروں کو گمراہ کرتا ہے۔

۲۷. جو اللہ کے ساتھ معاہدہ کو مضبوط کرنے کے بعد توڑتے ہیں اور اس چیز کو توڑتے ہیں جس کو اللہ نے ملانے کا حکم دیا ہے۔ اور وہ روے زمین پر فساد کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہی گھاٹے میں ہیں۔

۲۸. کس طرح اللہ کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم مردے تھے پھر اس نے تمہیں زندہ کیا۔ پھر تمہیں مارے گا پھر زندہ کرے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

۲۹. وہ ہے جس نے، سب کچھ جو زمین میں ہے، تمہارے لئے پیدا کیا پھر آسمانوں کا قصد کیا پھر ان کو سات آسمانوں میں ٹھیک کر دیا اور وہ ہر چیز سے بہت باخبر ہے۔

۳۰.جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک جانشین مقرر کرنے والا ہوں[1] تو فرشتوں نے کہا: کیا تو زمین میں اس کو قرار دیتا ہے جو اس میں فساد کرے اور خون بہائے[2] جبکہ ہم تیری تسبیح پڑھتے رہتے ہیں اور تیری تقدیس کرتے ہیں۔ تو فرمایا: بے شک جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔

۳۱۔اور اس نے آدم کو (ان کے) سارے نام[3] سکھلا دیے۔ پھر ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا پھر کہا: اگر تم سچے ہو تو مجھے ان کے نام بتاؤ۔

۳۲.فرشتوں نے بولا: پاک ہے تو، ہمیں کوئی علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ بے شک تو ہی ہے بہت جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

۳۳.کہا: اے آدم! ان کو ان کے اسامی بتادے۔[4] پھر جب آدم نے ان کے اسامی بتادیے تو فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی غائب چیزوں کو جانتا ہوں اور ان کو بھی جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور وہ (بھی) جو تم چھپاتے تھے۔

۳۴.اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔ اس نے نہ مانا اور اپنے آپ کو بڑھا خیال کیا۔ اور وہ کافروں میں سے تھا۔

۳۵. ہم نے کہا: اے آدم! تو اور تیری زوجہ باغ میں سکون سے رہو اور اس کے پھلوں سے جو جی چاہے کھاؤ لیکن اس درخت کے پاس مت جانا پھر تم دونوں ظالم ہو جاؤ گے۔

۳۶.پھر شیطان نے ان دونوں کو اس درخت کے بارے میں بہکا دیا پھر جس آرام و سکون میں وہ تھے اس سے ان کو نکالا۔ اور ہم نے کہا: تم سب اترو اور تم ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ اور ایک مدت تک تمہارے واسطے زمین میں ٹھکانا ہے اور مزے لینا ہے۔

۳۷.پھر آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات دریافت کی[5] تو اللہ نے اس پر توجہ کیا۔ بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا اور بہت مہربان ہے۔

1۔اس آیت میں اللہ فرشتوں کو مخاطب ہو کر اعلان کیا کہ میں زمین میں خلیفہ مقرّر کرنے والا ہوں۔ چونکہ یہ ''جعل خلیفہ'' کسی موجود کی ایجاد سے پہلے ہے۔ جس کو خلیفہ بننا ہے۔ اس لئے یہ ''جعل'' بسیط ہے نہ مرکب۔ یعنی اللہ نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا بلکہ خود خلیفہ بنایا۔ دوسرے الفاظ میں، اللہ نے انسان کو خلیفہ نہیں بنایا۔ کیونکہ خلیفہ بناتے وقت انسان کی ایجاد ہی نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ خلیفہ کو انسان قرار دیا اور اس خلیفہ کا نام انسان رکھا۔ لہذا یہ خلافت تکوینی ہے نہ تشریعی۔ کچھ مفسرین کے بر خلاف، جنہوں نے اس کو اللہ کے حضرت داؤد ؑ کو خلیفہ بنانے سے تشبیہ دی ہے اور خلافت کو تشریعی قرار دی ہے۔ جبکہ یہ غلط فہمی ہے۔

2۔یہ سوال کہ فرشتوں کو کیسے معلوم ہوا کہ اس خلیفے نے زمین میں فساد بپا کرنا ہے؟

3۔اکثر مترجمین اور مفسرین نے اس ''الاسماء'' میں مذکور ''ال'' کو جنس کے لئے قرار دیا ہے۔ اور آیت کا ترجمہ ''ساری چیزوں کے اسماء'' سے کیا ہے۔ اس طرح تمام موجودات کے اسماء مراد لیا ہے۔ جبکہ ''ال'' جنس کے لئے نہیں بلکہ ''ال عوض حذف مضاف الیہ'' ہے۔ جیسا کہ مغنی الادیب میں ابن ہشام کہتا ہے: ''ال'' کی قسمیں ہیں ان میں سے ایک ''ال عوض حذف مضاف الیہ'' ہے جو مضاف الیہ کے حذف ہونے کی صورت میں آتا ہے۔ جیسے ''فان الجنۃ ہی الماوی'' یہاں مراد ''ماواہ'' چونکہ ضمیر ''ہ'' حذف ہوا ہے اس لئے اک کی جگہ پر ''ال'' آیا ہے۔ اسی طرح ''وعلم آدم الاسماء کلہا'' ہے۔ کیونکہ اسم کسی کا ہوتا ہے یعنی اسم بغیر مسمی نہیں ہوتا۔

4۔اب یہ دیکھیں کہ مضاف الیہ کیا ہے؟ یعنی مذکورہ بالا مطلب کے علاوہ، ''ال'' جنس کے لئے نہیں ہے کیونکہ بعد میں آنے والے ضمائر مختلف ہیں۔ ''کلہا'' ہے۔ اس کا مرجع مونث ہونا چاہیئے۔ لہذا اس کا مرجع ''الاسماء'' ہے۔ جبکہ ''عرضہم''، ''ھولاء''، ''انبئہم''، ''باسمائہم''، ''انبئہم'' ان کے مرجع مذکر ہونے چاہئے۔ یہ سب ضمائر ''اسماء'' کی طرف نہیں لوٹ سکتے۔ کیونکہ اسماء کی طرف مونث کا ضمیر لوٹے گا۔ اور ''ہولاء'' ذوی العقول کی طرف اشارہ ہے۔ اس لئے مضاف الیہ کو ذوی العقول ہونا چاہیئے۔ پس کچھ ذوی العقول موجود تھے جن کے نام اللہ نے آدم کو سکھایا فرشتے ان سے واقف نہ تھے۔ آدم کو یہ شرف بخشا کہ اللہ نے ان کے نام بتادئے۔ یہاں سے آدم مسجود ملائکہ ہوئے۔ یہاں سے آیت کا ترجمہ واضح ہوتا ہے کہ ''اللہ نے آدم کو ان کے سارے نام سکھادئے۔''

۳۸. ہم نے کہا کہ تم سب یہاں سے نیچے جاؤ۔[6] پھر اگر تم کو میری ہدایت ضرور پہنچی تو جو میری ہدایت پر چلا نہ ان کے لئے خوف ہو گا اور نہ وہ غمگیں ہوں گے۔

۳۹. اور جو لوگ منکر ہوئے اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۴۰. اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کئے۔ اور تم میرا وعدہ پورا کرو تو میں تمہارا وعدہ پورا کروں اور فقط مجھ ہی سے ڈرو۔

۴۱. اور جو میں نے اتاری ہے اس کو مان لو۔ وہ جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اور اس کا پہلا منکر مت بنو اور میری آیتوں پر تھوڑا مول مت لیا کرو۔ اور مجھ ہی سے بچتے رہو۔

۴۲. اور حق کو باطل سے مت ملاؤ اور جان بوجھ کر حق کو مت چھپاؤ۔

۴۳. نماز قائم کرو اور زکات دیا کرو اور نماز میں جھکنے والوں کے ساتھ جھکو۔

۴۴. کیا لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھولتے ہو جبکہ تم کتاب پڑھتے ہو۔ پھر سوچتے کیوں نہیں۔

۴۵. اور صبر اور نماز کے ذریعے مدد چاہو اور البتہ نماز بہت بھاری ہے مگر خشوع والوں پر۔

۴۶. جو یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے روبرو ہونے والے ہیں اور ان کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (رکوع)

۴۷. اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تمہیں دی ہے اور یہ کہ میں نے پورے عالم والوں پر تم کو بڑائی دی۔

۴۸. اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ کوئی سفارش قبول ہو گی۔ اور نہ ہی کوئی بدلہ لیا جائے گا۔ اور نہ ان کی کوئی مدد ہو گی۔

۴۹. اور اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دی جو تمہیں بڑا عذاب دیتے تھے۔ وہ تمہارے مردوں کو ذبح کرتے تھے اور عورتوں کو زندہ رکھتے تھے اور تمہارے رب کی طرف سے اس میں تمہاری بڑی آزمایش تھی۔

۵۰. اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا پھر تمہیں بچایا اور فرعون والوں کو غرق کیا جبکہ تم کو دیکھ رہے تھے۔

۵۱. اور جب ہم نے موسی سے چالیس رات کا وعدہ کیا تو تم نے ان کے بعد بچھڑا (کو معبود) بنالیا جبکہ تم ظالم تھے۔

۵۲. پھر ہم نے اس کو (بھی) تمہیں معاف کیا شاید تم احسان مانو۔

۵۳. اور (اس وقت کو بھی) جب ہم نے موسیٰ کو کتاب اور فرقان دی شاید تم سیدھی راہ پر چلو۔

۵۴. اور جب موسی نے اپنی قوم سے کہا: اے قوم! تم نے بچھڑے (کو اپنا معبود) بنا کر اپنے اوپر ظلم کیا۔ تو اب اپنے پیدا کرنے والے کی طرف لوٹو۔ اور ایک دوسرے کو مار ڈالو۔ یہ تمہارے لئے تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک بہتر ہے۔ پھر اللہ نے تم پر نظر کیا۔ بے شک وہی ہے توبہ قبول کرنے والا اور نہایت مہربان ہے۔

5۔

6۔

۵۵.اور جب تم نے کہا:اے موسیٰ جب تک ہم اللہ کو آنکھوں سے عیاں نہیں دیکھیں تم پر ایمان نہیں لائیں گے۔پھر بجلی نے تم کو آلیا جبکہ تم دیکھ رہے تھے۔

۵۶.پھر ہم نے تمہیں مرنے بعد اٹھایا شاید تم احسان مانو۔

۵۷.اور ہم نے تم پر بادل کا سایہ کیا اور تم پر من اور سلویٰ اتارا۔جو چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں ان میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ خود اپنے پر ہی ظلم کرتے تھے۔

۵۸.اور جب ہم نے (ان سے) کہا:اس گاؤں میں جاؤ اور اس میں جیسے چاہو آرام سے کھاؤ اور دروازے سے سجدے کی حالت میں داخل ہو جاؤ۔اور کہو:بخش دے۔تو ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے۔اور نیک لوگوں کو زیادہ بھی دیں گے۔

۵۹.پھر ظالموں نے اس بات کو بدل ڈالا اور اس کے خلاف کہہ دی جس کا ان کو کہنے کا حکم ہوا تھا۔پھر ظالموں پر ان کے حکم عدولی کی وجہ سے ہم نے آسمان سے عذاب اتارا۔

۶۰.اور جب موسی نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے کہا:پتھر پر اپنے عصا کو مار۔تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔ہر قوم نے اپنا گھاٹ پہچان لیا۔اللہ کی روزی سے کھاؤ اور پیو اور زمین میں فساد مچاتے مت پھرو۔

۶۱.اور جب تم نے کہا:اے موسیٰ!ہم ایک ہی قسم کے کھانے پر ہرگز صبر نہ کریں گے۔ تو اپنے رب سے مانگ کہ وہ ہمارے لئے زمین سے اگنے والی چیزیں نکالیں۔جیسے ترکاری اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز۔موسی نے کہا:کیا بہتر چیز کے بدلے ادنی چیز لینا چاہتے ہو۔ کسی شہر میں اترو تو تم جو مانگتے ہو وہ تم کو ملے۔اور ذلت اور محتاجی ان پر آپڑی۔اور اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گئے۔وجہ یہ تھی کہ یہ لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور انبیاء کو ظالمانہ قتل کرتے تھے۔یہ اس لئے تھا کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے گذرتے تھے۔

۶۲.بے شک جنہوں نے ایمان لایا اور جو لوگ یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صائبین میں سے ہوئے وہ جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لائے اور نیک کام کئے تو ان کے لئے ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے۔اور نہ ان پر کچھ خوف ہو گا اور نہ غمگیں ہوں گے۔

۶۳.اور جب ہم نے تم سے لیا وعدہ لیا۔اور کوہ طور کو تمہارے اوپر بلند کیا۔جو کچھ ہم نے تمہیں دی ہے اسے زور سے پکڑو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد رکھو۔شاید تم تقوی اختیار کرو۔

۶۴.پھر اس کے بعد تم پھر گئے۔تو اگر تم پر اللہ کا کرم اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو ضرور تم تباہ ہوتے۔

۶۵.اور تم میں سے جنہوں نے ہفتے کے دن خلاف ورزی کی ان کو تم خوب جان چکے ہو۔تو ہم نے ان سے کہا:تم لوگ ذلیل ہو کر بندر ہو جاؤ۔

۶۶.پھر ہم نے اس واقعہ کو،جو وہاں تھے اور جو پیچھے آنے والے تھے،ان کیلئے عبرت اور متقین کے لئے نصیحت قرار دیا۔

۶۷.اور جب موسی نے اپنی قوم سے کہا:تمہیں اللہ کا حکم ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔تو انہوں نے:کیا تو ہم سے مزاق کرتا ہے؟موسی نے کہا:میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں نادانوں میں سے ہو جاؤں۔

۶۸.انہوں نے کہا:ہمارے واسطے اپنے رب سے درخواست کرے کہ وہ ہمیں بتائے کہ وہ گائے کیسی ہو؟کہا:وہ کہتا ہے کہ وہ گائے ہے نہ بوڑھی ہو اور نہ جوان،درمیانی عمر کی ہو۔اب جو تمہیں حکم ہوا ہے اسے کر ڈالو۔

۶۹. انہوں نے کہا: ہمارے واسطے اپنے رب سے درخواست کرے کہ وہ ہمیں بتائے کہ اس کا رنگ کیسا ہو؟۔ کہا: وہ کہتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے۔ گہری زرد والی ہے اور اس کا رنگ ناظرین کو خوش آتی ہے۔

۷۰. انہوں نے کہا: ہمارے واسطے اپنے رب سے درخواست کرے کہ وہ ہمیں بتائے کہ وہ گائے کس قسم کی ہو؟ کیونکہ یہ گائے ہمارے لئے مشتبہ ہو گئی ہے۔ اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم ضرور راہ پالیں گے۔

۷۱. کہا: وہ کہتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ سدھائی ہو جو زمین جوتتی ہو یا نہ کھیتی کو پانی دیتی ہو۔ بے عیب ہے کوئی داغ اس میں نہیں۔ انہوں نے کہا: اب آپ ٹھیک بات لائے۔ پھر انہوں نے اس کو ذبح کیا جبکہ وہ ایسا کرنے والے نہ تھے۔

۷۲. اور جب تم نے ایک شخص کو قتل کیا پھر ایک دوسرے پر اس کا الزام لگانے لگے اور جو کچھ چھپاتے تھے اللہ نے اس کو ظاہر کرنا تھا۔

۷۳. پھر ہم نے کہا: اس مردہ پر اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو۔ اس طرح اللہ مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اور تمہیں اپنی قدرت کی نشانیوں کو دکھاتا ہے شاید تم سمجھے۔

۷۴. پھر اس کے بعد تمہارے دل پتھر کی طرح، بلکہ اس سے زیادہ، سخت ہو گئے اور پتھروں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن سے نہریں جاری ہوتی ہیں اور ان میں ایسے بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی نکلتا ہے۔ اور ان میں ایسے بھی ہیں جو اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔

۷۵. اب کیا تم (اے مسلمانو) توقع رکھتے ہو کہ وہ تمہاری بات مانیں؟ جبکہ ان میں سے ایک گروہ ایسا بھی تھا جو اللہ کے کلام کو سنتے تھے پھر سمجھ بوجھ کر اس کو بدل ڈالتے تھے جبکہ وہ جانتے تھے۔

۷۶. اور جب ایمانداروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اور جب وہ آپس ایک دوسرے کے ساتھ تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں تم کیوں ان سے کہہ دیتے ہو جو اللہ نے تم پر ظاہر کیا ہے۔ کہیں وہ تمہارے رب کی بارگاہ میں اس کو تمہارے خلاف دلیل نہ بنائیں۔ کیا تم نہیں سمجھتے؟

۷۷. کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔

۷۸. اور ان میں سے کچھ ان پڑھ ایسے ہیں کہ جو کتاب کو جھوٹی آرزوؤں کے سوا کچھ نہیں سمجھتے۔ اور وہ فقط گمان کرتے ہیں۔ (نصف)

۷۹. پس ان کو بربادی ہے جو خود کتاب لکھتے ہیں پھر کہہ دیتے ہیں یہ خدا کی طرف سے ہے تاکہ اس سے تھوڑا سا کمائیں۔ پھر بربادی ہے ان کو اپنے ہاتھوں سے لکھی ہوئی چیز سے اور بربادی ہے ان کی اس کمائی سے۔

۸۰. اور انہوں نے کہا: ہمیں، کچھ معدود دنوں کے علاوہ، ہرگز آگ نہ لگے گی۔ کہہ دو کیا تم اللہ سے وعدہ لے چکے ہو کہ اللہ ہرگز اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کریگا۔ یا اللہ پر ایسا الزام لگاتے ہو جس کو تم نہیں جانتے۔

۸۱. ہاں جس نے بھی کوئی گناہ کمایا اور اس کی بدکرداری نے اس کو گھیر لیا تو وہ جہنمی ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۸۲. اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ جنت والے ہیں جس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۸۳. اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور والدین اور کنبہ والوں اور یتیموں اور محتاجوں سے نیک سلوک کرنا اور سب لوگوں سے نیک بات کرنا اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا۔ پھر، کچھ لوگوں کے علاوہ، تم سب پھر گئے اور تم ہو ہی پھرنے والے۔

۸۴. اور جب ہم نے تمہارا وعدہ لیا کہ آپس میں خون خرابہ نہ کروگے اور نہ اپنوں کو ان کے گھروں سے نکال دوگے۔ پھر تم نے اقرار کر لیا جبکہ تم خود شاہد ہو۔

۸۵. پھر تم وہ لوگ ہو جو آپس میں خون کرتے ہو اور اپنوں میں سے ایک گروہ کو ان کے گھروں سے نکال دیتے ہو۔ ظالمانہ اور گناہ سے ان پر چڑھائی کرتے ہو۔ اور اگر وہی لوگ تمہارے پاس قیدی ہو کر آئیں تو ان کا بدلہ لے کر چھوڑتے ہو جبکہ ان کا نکالنا ہی تم پر حرام تھا۔ تو کیا تم کچھ کتاب کو مانتے ہو اور کچھ کو نہیں مانتے ہو؟ تو تم میں سے جو یہ کام کرتا ہے اس کی سزا نہیں مگر دنیا کی رسوائی۔ اور قیامت کے دن تو تمہیں سخت ترین عذاب پہنچائے جائیں گے۔ اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔

۸۶. یہ وہی ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیوی زندگی مول لی۔ پس نہ ان پر عذاب ہلکا ہو گا اور نہ ہی ان کی مدد کیجائیگی۔

۸۷. اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور پے در پے ان کے بعد رسول بھیجے اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزات دیں اور روح القدس کے ذریعے ان کی مدد کی۔ پھر کیا جب بھی تمہارے پاس کوئی رسول آیا جو ایسی چیز لائے جو تمہیں پسند نہ آئے تم نے تکبر کیا۔ پھر ایک جماعت کو تم نے جھٹلایا اور ایک جماعت کو تم قتل کرتے ہو۔

۸۸. اور انہوں نے کہا: ہمارے دلوں پر پردہ ہے، نہیں بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کی ہے۔ پس بہت تھوڑے لوگ ایمان لائیں گے۔

۸۹. اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک کتاب آئی جو ان کے پاس پہلے سے موجود حقائق کی تصدیق کرنے والی ہے۔ جبکہ وہ پہلے سے ہی کافروں پر کامیابی کی امید رکھتے تھے۔ پھر جب ان کے پاس وہ چیز آگئی جس کو وہ پہلے سے ہی پہچانتے تھے تو اس کے منکر ہو گئے۔ پس کافروں پر اللہ کی لعنت ہو۔

۹۰. بُری ہے وہ چیز جس کے بدلے انہوں نے اپنے آپ کو بیچا کہ وہ اس چیز کے منکر ہو جائے جس کو اللہ نے اتاری ہے۔ اس دشمنی میں کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے بندوں میں سے جو بندہ چاہے اس پر اتارے۔ پس انہوں نے اللہ کے غضب پر مزید غضب مول لئے۔ اور کافروں کے واسطے ذلت آمیز عذاب ہے۔

۹۱. اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اسے مانو۔ تو کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم پر اترا ہے اسے مانتے ہیں اور اس کے علاوہ نہیں مانتے۔ حالانکہ وہی فقط حق ہے اور جو کچھ ان کے ہاں ہیں اس کی تصدیق کرتا ہے۔ کہہ دو تو اگر تم ایمان رکھتے ہو تو پھر اس سے پہلے کیوں اللہ کے رسولوں کو قتل کیا کرتے تھے؟

۹۲. اور تمہارے پاس موسیٰ صریح معجزات لے کر آ چکے تھے پھر بھی تم نے ان کی غیر موجودگی میں بچھڑے کو غلط طور پر اپنا معبود بنا لیا۔

۹۳. اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تم سے وعدہ لیا اور کوہ طور کو تمہارے اوپر بلند کیا پس جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے انہیں مضبوطی سے پکڑو اور سنو۔ تو انہوں نے کہا: ہم نے سُنا پھر اس کی خلاف ورزی کی۔ اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت رچ گئی۔ ان سے کہو: اگر تم ایمان رکھتے ہو تو یہ بہت بری چیز ہے جو تمہارا ایمان تمہیں دستور دیتا ہے۔

۹۴. ان سے کہہ دو کہ اگر آخرت کا گھر لوگوں کے بجائے خالص تمہارا ہے تو اگر تم سچ کہتے ہو تو تم موت کی آرزو کرو۔

۹۵. اور وہ اپنے سابقہ گناہوں کے سبب ہر گز موت کی آرزو نہیں کرینگے۔ اور اللہ گناہ گاروں کو خوب جانتا ہے۔

۹۶.اور تو ان کو دنیوی زندگی کے سب سے زیادہ حریص پائے گا اور ان لوگوں سے بھی جو مشرک ہیں۔ ان میں سے ہر ایک یہ تمنا کرتا ہے کہ ہزار سال عمر پائے۔ جبکہ اس قدر جینا بھی ان کو عذاب سے بچانے والا نہیں۔اور وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ ان سے خوب باخبر ہے۔

۹۷.تُو کہہ دو کہ جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو بے شک اس نے اس کلام کو اللہ کے حکم سے تیرے دل پر اُتارا ہے جو ان کے پاس پہلے سے موجود کلام کی تصدیق کرتا ہے اور مومنین کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔

۹۸. جو کوئی اللہ،اس کے فرشتے،اس کے انبیاء، جبریل اور میکائیل کا دشمن ہو جائے تو بے شک اللہ کافروں کا دشمن ہے۔

۹۹. اور ہم نے تم پر واضح معجزات اتاریں۔اور بدکرداروں کے علاوہ کوئی ان کا انکار نہیں کرینگے۔

۱۰۰. کیا جب وہ کوئی وعدہ کرتے ہیں تو ان کی ایک جماعت اسے توڑ دے گی۔بلکہ ان کی اکثریت کو اس پر اعتماد ہی نہیں ہوتی۔

۱۰۱. اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی رسول آئے جو ان کے پاس ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہے تو اہل کتاب میں سے ایک جماعت نے اس کی مخالفت کی۔اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا۔گویا کہ وہ اسے جانتے ہی نہیں تھے۔

۱۰۲.اور انہوں نے سلیمان کی سلطنت کے دوران شیطان جو پڑھتے تھے اس کی پیروی کیا۔ سلیمان نے کفر نہیں کیا لیکن شیطانوں نے کفر کیا۔شیاطین لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے۔اور بابل میں دو فرشتے،ہاروت اور ماروت پر، جو کچھ نازل ہوا اس کی پیروی کی۔اور وہ دونوں فرشتے لوگوں کو نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ بتادیتے کہ ہم تو آزمایش کے لئے ہیں پس تو کافر مت ہو۔ پھر وہ لوگ ان سے وہ جادو سیکھتے جو میاں اور بیوی میں جدائی ڈالتے تھے۔اور اللہ کے اذن کے بغیر وہ اس کے ذریعے کسی کا نقصان نہیں کر سکتے۔اور وہ ایسی چیزیں سیکھتے ہیں جو ان کا نقصان کرے اور فائدہ نہ کرے۔اور انہوں نے خوب جان لیا تھا کہ جس کو انہوں نے خریدا ہے اس کے لئے آخرت میں کچھ حصّہ نہیں۔اور وہ تو بہت ہی بری چیز ہے جس کے بدلے انہوں نے اپنے آپ کو بیچا۔کاش وہ سمجھتے۔

۱۰۳.اور اگر وہ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کے ہاں اس سے بہتر بدلہ پاتے۔کاش وہ سمجھتے۔

۱۰۴.اے ایمان والو!"راعنا" مت کہو اور "انظرنا" کہو اور سنو۔اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۱۰۵.اہل کتاب میں سے کافر لوگ نہیں چاہتے نہ مشرکین چاہتے ہیں کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر کوئی نیک بات اترے۔ جبکہ جو بھی چاہے اللہ اپنی رحمت کے ساتھ خاص کرلیتا ہے۔اور اللہ بڑا فضل والا ہے۔

۱۰۶.ہم جب بھی کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا اسے بھلادیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کی مانند بھیج دیتے ہیں۔کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۰۷.کیا تجھے معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لئے ہے۔اور تمہارے واسطے اللہ کے سوا نہ کوئی حامی ہے نہ مددگار۔

۱۰۸.کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ایسے سوال کریں جیسے اس سے پہلے موسی سے سوال ہوا۔اور جو کوئی ایمان کے بدلے کفر لے لے تو وہ قطعا سیدھی راہ سے بھٹک گیا ہے۔

۱۰۹.بہت سے اہل کتاب چاہتے ہیں کہ، حق ان کو واضح ہونے کے بعد اپنے دلی حسد کیوجہ سے، تمہارے ایمان لانے کے بعد، کسی طرح تم کو پھیر کر کافر بنادیں۔پس تم درگزر کرو اور جب تک اللہ اپنا حکم لائے،ان کو خیال میں نہ لاؤ۔بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (ثلاثہ)

۱۱۰.اور نماز قائم رکھو اور زکات دیتے رہو۔ اور جو کچھ بھلائی اپنے واسطے آگے بھیج دو گے اس کو اللہ کے پاس پاؤ گے۔ بے شک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ ان کو خوب دیکھتا ہے۔

۱۱۱.اور انہوں نے کہا کہ ہر گز کوئی جنت میں نہیں جائے گا مگر جو یہودی یا نصرانی ہو۔ یہ ان کی خالی آرزوئیں ہیں۔ کہہ دو اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ۔

۱۱۲.ہاں البتہ جس نے اپنا رخ اللہ کی طرف کیا جبکہ وہ احسان کرنے والا ہے تو اسی کے لئے اپنے رب کے پاس اجر ہے اور نہ ان کو کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگیں ہونگے۔

۱۱۳.اور یہود نے کہا کہ نصاریٰ کسی راہ پر نہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ یہود کسی راہ پر نہیں حالانکہ دونوں کتاب پڑھتے ہیں۔ اسی طرح ان کی ہی طرح کہا ان لوگوں نے جو جاہل ہیں۔ پس قیامت کے دن ان کے درمیان اللہ حکم کریگا جن باتوں کے بارے میں وہ جھگڑتے تھے۔

۱۱۴.اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام لینے سے روکے اور اسے اجاڑنے کی کوشش کرے۔ ایسے لوگ لائق نہیں کہ وہ ان میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لئے دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

۱۱۵.اور مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے۔ پس جس طرف تم منہ کرو وہاں اللہ ہی ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز کو احاطہ کرنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

۱۱۶.اور انہوں نے کہا کہ اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا ہے، (نہیں) وہ تو سب باتوں سے پاک ہے۔ بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی ہی کا ہے۔ سب اسی کے ہی عبادت گزار ہیں۔

۱۱۷.آسمانوں اور زمین کا ابداع کرنے والا ہے۔ اور جب کسی چیز (کے ہونے) کا فیصلہ کرے تو بے شک یہی فرماتا ہے اس کو کہ ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے۔

۱۱۸.اور جاہلوں نے کہا کیوں اللہ ہم سے بات نہیں کرتا۔ یا کیوں ہمارے پاس کوئی معجزہ نہیں آتا۔ اسی طرح انہی کی سی بات کہہ چکے ہیں جو لوگ ان سے پہلے تھے۔ ان کے دل ایک جیسے ہیں۔ بے شک ہم نے ان لوگوں کے لئے نشانیاں بیان کر دیں جو یقین کرتے ہیں۔

۱۱۹.بے شک ہم نے تجھے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے اور تجھ سے دوزخ والوں کے بارے میں پوچھ گچھ نہیں ہو گی۔

۱۲۰.اور یہود اور نصاریٰ تجھ سے ہر گز راضی نہ ہونگے جب تک تم ان کے دین کے تابع نہ ہوں تو کہہ دو اللہ کی ہدایت فقط حقیقی ہدایت ہے۔ اور تجھے علم حاصل ہونے کے بعد اگر تم ان کی خواہشات کی پیروی کریں تو اللہ کی طرف سے تیرا کوئی حمایت کرنے والا اور مددگار نہ ہو گا۔

۱۲۱. جن کو ہم نے کتاب دی ہے اور اس کو جس طرح پڑھنے کا حق ہے پڑھتے ہیں وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کوئی اس کا انکار کرے تو وہی لوگ حقیقی خسارے میں ہیں۔

۱۲۲.اے بنی اسرائیل! ہماری نعمت کو یاد کرو جو ہم نے تم پر کئے ہیں اور جو فضیلت ہم نے تم کو عالم والوں پر دی ہے۔

۱۲۳.اور اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی کے کام نہ آئے گا۔ اور نہ کسی سے بدلہ قبول کیا جائے گا۔ نہ اس کو کوئی سفارش کام آئے گی۔ اور نہ ان کی مدد ہو گی۔

۱۲۴.اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کئی باتوں میں آزمایا تو اس نے ان کو پورا کیا تو حکم ہوا: میں تجھے لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ (ابراہیم) بولا : میری اولاد میں سے بھی۔ (اللہ نے) فرمایا: میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔

۱۲۵.اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے اجتماع اور امن کی جگہ مقرر کیا۔اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ قرار دو۔اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے عہد لیا کہ وہ میرے گھر کو طواف،اعتکاف، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک کر رکھیں۔

۱۲۶.اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا: اے میرے رب اس کو شہر امن کا گہوارہ بنادے اور اس کے باشندوں میں سے اللہ اور روز قیامت پر ایمان لانے والوں کو پھلوں سے روزی دے۔ فرمایا: لیکن جو کفر اختیار کریں ان کو تھوڑے دن کی منفعت دوں گا پھر ان کو جبراً جہنم کی آگ میں دھکیل دوں گا۔اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

۱۲۷.اور یاد کر جب ابراہیم اور اسماعیل خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھاتے تھے اور دعاء کرتے تھے کہ اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما۔ بے شک تو ہی ہے خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

۱۲۸.اے ہمارے پروردگار! ہم دونوں کو اپنا تابعدار بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک تیری تابعدار جماعت قرار دے۔ اور ہم کو حج کے طور وطریقے بتلادے اور ہم پر کرم فرما۔ بے شک تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔

۱۲۹.اے ہمارے پروردگار! ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیج جو تیری آیتیں ان کو پڑھے اور کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک کرے۔بے شک تو ہی ہے بہت زبردست اور بڑی حکمت والا ہے۔

۱۳۰.اور کون ابراہیم کے دین سے متنفر ہو سکتا ہے مگر جو اپنے آپ کو احمق بنائے۔اور بے شک ہم نے ان کو دنیا میں چنا ہے اور وہ آخرت میں بھی وہ نیک لوگوں میں سے ہیں۔

۱۳۱.(اس وقت کو) یاد کرو جب اس کے رب نے اس کو کہا: تابعدار ہو جاؤ۔ تو بولا کہ میں تمام عالم والوں کے رب کا تابعدار ہوں۔

۱۳۲. ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے بھی یہی وصیت کی کہ اے بیٹو! بے شک اللہ نے تمہارے لئے ایک خاص دین کو چنا ہے پس تم ہرگز نہ مرنا مگر یہ کہ تم مسلمان ہوں۔

۱۳۳.کیا تم یعقوب کے مرتے وقت حاضر تھے۔جب اپنے بیٹوں سے کہا: میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟ انہوں نے کہا: ہم تیرے اور تیرے آباءواجداد،ابراہیم،اسماعیل اور اسحاق، کے معبود کی بندگی کرینگے۔وہی ایک معبود ہے اور ہم سب اسی کے تابعدار ہیں۔

۱۳۴.وہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی۔ان کے لئے اپنی کمائی ہے اور تمہارے لئے اپنی کمائی ہے اور تم سے ان کے کاموں کی پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔

۱۳۵.انہوں نے کہا کہ یہودی ہو جاؤ یا نصرانی تو تم ہدایت پاؤگے۔ کہہ دو (نہیں) بلکہ ہم نے ابراہیم کا صحیح طریقہ اختیار کیا ہے۔اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

۱۳۶.تم کہہ دو کہ ہم اللہ پر اور جو کچھ ہم پر نازل ہوا اور جو کچھ ابراہیم،اسماعیل،اسحاق،یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل ہوا اور جو کچھ موسی،عیسی اور انبیاء کو اپنے رب کی طرف سے دیا گیا ہے،ان پر ایمان لاتے ہیں۔ہم ان میں سے کسی ایک کو بھی جدا نہیں کرتے۔اور ہم اسی کے تابعدار ہیں۔

۱۳۷.پس اگر وہ بھی تمہاری طرح ایمان لے آئیں تو وہ ہدایت پر ہیں۔اور اگر وہ پھر جائیں تو پھر اسی ضد پر ہیں۔پس ان کے مقابلے میں اللہ تیرے لئے کافی ہے۔اور وہی فقط خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

۱۳۸.اللہ کا رنگ ہم نے قبول کرلیا۔اور اللہ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہے؟ اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

۱۳۹. کہہ دو کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑا کرتے ہو حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا رب ہے۔ اور ہمارے لئے ہیں اپنا عمل ہے اور تمہارے لئے تمہارا عمل ہے اور ہم تو خالص اسی کے ہیں۔

۱۴۰. کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اس کی اولاد یہودی تھے یا نصرانی؟ کہہ دو کہ کیا تمہیں بہتر علم ہے یا اللہ کو؟ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے وہ گواہی چھپائی جو اس کے ذمے اللہ کی طرف سے ثابت ہو چکی تھی۔ اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ہے۔

۱۴۱. وہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی۔ ان کے لئے اپنی کمائی ہے اور تمہارے لئے اپنی کمائی ہے۔ اور ان کے کاموں کے بارے میں تم سے پوچھ گچھ نہیں ہو گی۔

۱۴۲. عنقریب بے وقوف لوگ کہیں گے کہ کس چیز نے مسلمانوں کو اپنے سابقہ قبلے سے پھیر دیا۔ تو کہدو کہ مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے۔ جو بھی چاہے اللہ اسے صراط مستقیم کی ہدایت کرتا ہے۔

۱۴۳. اور اسی طرح ہم نے تم کو امت وسط قرار دیا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہوں اور رسول تم پر گواہ ہوں۔ اور ہم نے تمہارے سابقہ قبلے کو مقرر نہیں کیا تھا مگر اس لئے کہ ہمیں معلوم ہو کون رسول کا تابع ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جائے گا۔ اگرچہ یہ بات بہت بھاری ہے سوائے ان پر جن کو اللہ نے راہ دکھائی ہے۔ اور اللہ تمہاری عبادات کو رائیگان ہونے نہیں دی گا۔ بے شک اللہ لوگوں پر بہت شفیق اور نہایت مہربان ہے۔

۱۴۴. بے شک ہم نے تیرا منہ بار بار آسمان کی طرف اٹھتے دیکھا پس یقیناً ہم جس سمت تجھے پسند ہے قبلہ پھیر دیں گے۔ اب اپنا منہ مسجد الحرام کی سمت پھیر دے اور تم جہاں بھی ہو وہاں سے اس سمت رخ پھیر دو۔ اور جن کو کتاب دی گئی ہے وہ یقیناً جانتے ہیں کہ ان کے رب کی طرف سے فقط حق ہے۔ اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔

۱۴۵. اگر اہل کتاب کو تم جو بھی معجزہ لائیں وہ تمہارے قبلے کے تابع نہیں ہوں گے۔ نہ تو ان کے قبلے کے تابع ہوں گے۔ اور نہ وہ ایک دوسرے کے قبلے کے تابع ہوں گے۔ تجھے علم حاصل ہونے کے بعد اگر تو ان کی خواہشات کے مطابق چلے تو پھر یقیناً ظالموں میں سے ہو گا۔

۱۴۶. جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کو پہچانتے ہیں ایسے جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ بے شک ان میں سے ایک گروہ حق کو جان بوجھ کر چھپاتے ہیں۔

۱۴۷. حق تیرے رب کی طرف سے ہے پھر تو ہرگز شک کرنے والوں میں سے مت ہونا۔

۱۴۸. اور ہر کسی کا کوئی سمت وسو ہے جس کی جانب وہ رخ کرتا ہے۔ پس تم نیکیوں کی جانب دوڑ لگاؤ۔ جہاں کہیں تم ہوں گے اللہ مکمل تم سب کو لائے گا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۴۹. اور تو جہاں سے نکلے اپنا منہ مسجد الحرام کی جانب کر۔ اور یہ کہ بے شک حق تیرے رب کی طرف سے ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ہے۔

۱۵۰. اور تو جہاں سے نکلے اپنا منہ مسجد الحرام کی جانب کر۔ اور جہاں کہیں تم ہو اپنا منہ اسی جانب کرو۔ تاکہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے۔ مگر ان میں سے وہ لوگ جو ظالم ہیں۔ پس ان سے (یعنی ان کے اعتراضوں سے) مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ اور تاکہ میں اپنی نعمت کو تم پر کامل کروں شاید تم سیدھی راہ پاؤ۔

۱۵۱. جس طرح ہم نے تم میں تم ہی سے رسول بھیجا۔ جو تمہیں ہماری آیات کی تلاوت کرتا ہے۔ اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ اور ایسی چیزیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

۱۵۲. پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور میرا شکر ادا کرو اور ناشکری مت کرو۔

۱۵۳. اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۱۵۴. اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں ان کو مردے مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں شعور نہیں۔

۱۵۵. اور یقیناً ہم تمہیں تھوڑا خوف اور بھوک اور تھوڑا سا مال، نفس اور ثمرات میں کمی سے آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو بشارت دو۔

۱۵۶. وہ لوگ جب انہیں کوئی مصیبت پڑتی ہے تو کہتے ہیں ہم تو اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

۱۵۷. ایسے ہی لوگوں پر ہی ان کے رب کی عنایتیں اور رحمت ہیں اور وہی سیدھی راہ پر ہیں۔

۱۵۸. بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو کوئی اللہ کے گھر کا حج یا عمرہ کرے تو اس کو کچھ باک نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے۔ اور جو کوئی اپنی خوشی سے کچھ نیکی کرے تو اللہ قدر داں ہے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

۱۵۹. بے شک جو لوگ ہماری اتاری ہوئی واضح نشانیوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ان کو کتاب میں کھول کر لوگوں کے لئے ہم بیان کر چکے ہیں۔ اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر لعنت کرنے والا ان پر لعنت کرتا ہے۔

۱۶۰. مگر جنہوں نے توبہ کیا، نیک کام کیا اور حق بات بیان کر دیا۔ ان کو میں معاف کرتا ہوں اور میں ہی بڑا معاف کرنے والا اور نہایت مہربان ہوں۔

۱۶۱. بے شک جو لوگ کافر ہو گئے اور کفر کی حالت پر مر گئے ان پر ہی اللہ، فرشتے اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

۱۶۲. اسی لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ ان پر عذاب میں رعایت ہو گی نہ ہی ان کو مہلت ملے گی۔

۱۶۳. اور تمہارا معبود ایک معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

۱۶۴. بے شک آسمانوں اور زمین کی ایجاد اور رات اور دن کی آمد ورفت اور کشتیوں جو لوگوں کے فائدے کی چیز لے کر دریا میں چلتی ہیں اور پانی جس کو اللہ نے آسمان سے اتارا پھر اس سے زمین کو مرنے کے بعد زندہ کیا اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کے بدلنے اور بادل جو آسمان و زمین کے درمیان اس کے تابعدار ہے۔ بے شک ان سب چیزوں میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

۱۶۵. اور لوگوں میں سے کچھ، اوروں کو اللہ کے برابر دوست بناتے ہیں اللہ کی مانند ان سے محبت رکھتے ہیں لیکن جنہوں نے ایمان لایا اللہ سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔ کاش یہ ظالم اس وقت کو دیکھ لیں جب وہ عذاب کو دیکھیں گے (تو معلوم ہو گا) کہ قوت ساری اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ سخت عذاب والا ہے۔

۱۶۶. اس وقت کو یاد کرو جب پیشوا اپنے ماننے والوں سے بیزار ہو جائیں اور وہ عذاب دیکھیں اور ان کے سارے تعلقات منقطع ہو جائیں۔

۱۶۷. اور جب ماننے والے کہیں کاش ہم کو دنیا کی طرف پلٹنے کا موقع مل جاتا تو پھر ہم بھی ان سے بیزار ہو جاتے جیسے یہ ہم سے بیزار ہو گئے۔ اس طرح اللہ ان کو اپنے اعمال کو مکمل حسرت دکھلائے گا جبکہ وہ ہر گز جہنم کی آگ سے نکلنے والے نہیں ہیں۔

۱۶۸. اے لوگو! زمین کی حلال پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ اور شیطان کے اقدامات کی پیروی مت کرو۔ بے شک وہ تمہارا آشکارا دشمن ہے۔

۱۶۹. وہ تو تمہیں فقط برائی، بے حیائی اور اللہ پر نادانستہ باتوں کا الزام لگانے کا دستور دے گا۔

۱۷۰۔اور جب ان سے کہا گیا کہ اس حکم کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل فرمایا تو انہوں نے کہا: ہر گز نہیں ہم تو اسی چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباءواجداد کو پایا ہے۔ کیا پھر بھی؟ جبکہ ان کے آباءواجداد نہ کچھ سمجھتے تھے نہ سیدھی راہ پر تھے۔

۱۷۱۔کافروں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی چلائے جس سے چیخ وپکار کے علاوہ کچھ سنائی نہ دے۔ وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں لہذا وہ کچھ نہیں سمجھتے ۔

۱۷۲۔اے ایمان والو! جو روزی ہم نے تمہیں دی ہیں ان میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر کرو اگر تم فقط اسی کی عبادت کرتے ہو۔

۱۷۳۔اس نے تو تم پر فقط مردار، خون، سور کا گوشت اور جو اللہ کے سوا دوسرے کے نام پر ذبح کیا گیا ہے، حرام قرار دیا ہے۔ پھر جو بغیر نافرمانی اور زیادتی کے مجبور ہو جائے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔

۱۷۴۔بے شک جو لوگ اللہ کی نازل کردہ کتاب میں سے چھپاتے ہیں اور اس پر تھوڑی قیمت لیتے ہیں۔وہ اپنے پیٹ میں فقط آگ بھرتے ہیں۔اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہیں کرے گا۔اور نہ اللہ (ان کے دل کو بیماریوں سے) پاک کریگا۔اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۱۷۵۔یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی ہے اور بخشش کے بدلے عذاب۔پس یہ لوگ جہنم کی آگ پر کتنے صبر کرنے والے ہیں۔

۱۷۶۔وجہ ہے کہ اللہ نے حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے۔بے شک جنہوں نے کتاب کے بارے میں اختلاف کیا وہ یقیناً ضد میں دور جا پڑے ہیں۔(ربع)

۱۷۷۔نیکی یہ نہیں کہ اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو۔ بلکہ اصل نیکی تو وہ شخص ہے جو اللہ، قیامت کے دن، فرشتے، کتاب اور انبیاء پر ایمان لائے اور جو اس کی محبت میں رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، مانگنے والوں اور غلاموں کی آزادی کے لئے مال دے۔اور نماز قائم کرے اور زکات دیا کرے اور جب عہد کرے تو معاہدوں کی پابندی کرے اور جسمانی اور معنوی تکالیف پر اور میدان جنگ میں صبر کرنے والے ہوں۔ انہی لوگوں نے سچ کہا ہے اور یہی لوگ ہی متقی ہیں۔

۱۷۸۔اے ایمان والو! مقتولوں کے بارے میں تم پر قصاص فرض ہوا ہے۔آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ پھر جس کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف ہو جائے تو یہ معروف کی پیروی ہے اور اس پر احسان کرنا ہے۔یہ تمہارے رب کی طرف سے ایک سہولت اور مہربانی ہے۔پھر جو اس کے بعد زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۱۷۹۔ عقلمندو! قصاص میں تمہارے لئے بڑی زندگی ہے۔شاید تم تقوی اختیار کرو۔

۱۸۰۔جب تم سے کسی کو موت آجائے اور کوئی جائداد چھوڑ جائے تو تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ والدین اور رشتہ داروں کو عرف کے مطابق کچھ مال وصیت کرے۔یہ حکم پرہیزگاروں پر لازم ہے۔

۱۸۱۔پھر اس کو سننے کے بعد کوئی بدل ڈالے تو اس کا گناہ انہی پر ہے جنہوں نے اس کو بدلا ہے۔بے شک اللہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

۱۸۲۔پھر اگر کسی کو یہ خدشہ ہو کہ وصیت کرنے والے نے جانبداری یا گناہ کیا ہے تو پھر آپس میں صلح کرادے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔

۱۸۳۔اے ایمان لانے والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے اگلوں پر فرض کیا گیا تھا۔شاید تم پرہیزگار بن جاؤ۔

۱۸۴.(یہ حکم) گنتی کے چند روز ہیں۔ پھر تم میں سے کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں سے ان دنوں کی تعداد پوری کرے۔ اور جن کو روزے میں مشقت ہے ان کے ذمہ ایک فقیر کا کھانا بدلہ ہے۔ پھر اگر کوئی اپنی مرضی سے نیکی کرے تو اس کے لئے اچھا ہے۔ اور اگر تم سمجھتے ہو تو روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

۱۸۵. رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت اور حق اور باطل میں تمیز اور ہدایت کے واضح دلائل ہیں۔ پس جو تم میں سے کوئی اس مہینے کو پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے۔ اور اگر کوئی بیمار یا مسافر ہو تو تو دوسرے دنوں سے ان کی تعداد پوری کرے۔ اللہ تمہاری سہولت چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا۔ اور تاکہ تم (روزوں کی) تعداد پوری کرو اور تمہاری ہدایت پر اللہ کی کبریائی کا اعتراف کرو۔ اور شاید تم (اس کا) احسان مانو۔

۱۸۶. اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں پوچھیں (تو ان سے کہو) بے شک میں تو قریب ہوں۔ جب وہ مجھے پکاریں تو پکارنے والوں کی پکار کا میں جواب دیتا ہوں۔ پس وہ مجھ سے جواب مانگیں اور مجھ پر ایمان لے آئیں شاید ان کو رشد ملے۔

۱۸۷. روزے کی رات تم پر اپنی ہمسروں سے صحبت حلال قرار دیا گیا ہے۔ وہ تمہارا لباس ہے اور تم ان کے لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے آپ سے خیانت کرتے تھے۔ پس تم پر عنایت کی اور تمہیں معاف کیا۔ پس اب ان سے صحبت کرو۔ اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اسے طلب کرو۔ اور فجر کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے جدا صاف نظر آنے تک کھاؤ اور پیو۔ پھر رات تک روزے کو پورا کرو اور عورتوں سے نہ ملو جبکہ تم مساجد میں اعتکاف کر رہے ہو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں پس ان کے نزدیک نہ جاؤ۔ اللہ اپنی آیتوں کو اسی طرح لوگوں کو بیان فرماتا ہے۔ شاید وہ بچتے رہیں۔

۱۸۸. اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھاؤ۔ اور ان کو حکمرانوں کو مت پیش کرو کہ کہیں تم جان بوجھ کر لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ظلم سے کھا جاؤ۔

۱۸۹. وہ لوگ تم سے نئے چاند کا حال پوچھتے ہیں کہہ دو کہ یہ حج اور لوگوں کے لئے نظام الاوقات ہیں۔ اور نیکی یہ نہیں کہ گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ لیکن نیکی وہ شخص ہے جو اللہ سے ڈرے۔ گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ۔ اللہ سے ڈرتے رہو شاید تم اپنی مراد کو پہنچو۔

۱۹۰. اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے مت بڑھو، بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔

۱۹۱. جہاں ان کو پاؤ مار ڈالو۔ اور جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے وہاں سے ان کو نکال دو۔ فتنہ قتل سے بھی زیادہ برا ہے۔ اور ان سے مسجد الحرام کے پاس مت لڑو جب تک کہ وہ تم سے وہاں نہ لڑیں۔ پھر اگر وہ تم سے لڑیں تو ان کو مارو۔ اس طرح کافروں کو سزا دینا ہے۔

۱۹۲. پھر اگر وہ باز آجائیں تو بے شک اللہ بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔

۱۹۳. اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ ہی کا رہے۔ پھر اگر وہ باز آجائیں تو ظالموں کے علاوہ کسی پر زیادتی نہ ہو۔

۱۹۴. حرمت والے مہینہ کا بدلا حرمت والا مہینہ ہے۔ اور حرمتوں کا قصاص ہے۔ پھر جس نے تم پر زیادتی کی تم اس پر ایسی ہی زیادتی کرو جیسی اس نے تم پر زیادتی کی ہے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ اور جان لو کہ اللہ متقین کے ساتھ ہے۔

۱۹۵. اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اور اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں مت پڑو اور نیکی کرو۔ بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو چاہتا ہے۔

۱۹۶.اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو پھر اگر تم روک دیے جاؤ تو تم جو قربانی میسر ہو کرو۔اور جب تک قربانی اپنی جگہ نہ پہنچے اپنے سروں کی حجامت نہ کرو۔ پھر تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کو سر کی تکلیف ہو تو ان کا بدلہ دے روزے یا خیرات یا قربانی۔ پھر جب تمہیں سکون ملے تو وہ حج کے ساتھ عمرہ تمتع بجالائے اور جو قربانی میسر ہو دیدے۔ پھر جس کو قربانی نہ ملے تو وہ روزے رکھے۔ تین روزے حج کے ایام میں اور سات روزے جب تم لوٹو۔ یہ پورے دس روزے ہوئے۔ یہ حکم اس کے لئے ہے جس کے گھر والے مسجد الحرام کے پاس نہ رہتے ہوں۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے۔

۱۹۷.حج چند مشہور مہینے ہیں۔ پھر جو ان میں حج بجالائے تو حج کے دوران نہ عورت سے صحبت کرنا، نہ گناہ کرنا اور نہ جھگڑا کرنا۔ اور جو کچھ نیکی تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔ اور زادِ راہ لیا کرو کہ بے شک بہترین زادِ راہ تقوی ہے۔ اے عقلمندو! مجھ سے ڈرو۔

۱۹۸.تم پر کوئی باک نہیں کہ اپنے رب کے فضل کی طلب میں رہو۔ جب عرفات سے تم چل پڑو تو مشعر الحرام میں اللہ کا ذکر کرو۔ ایسے اس کا ذکر کرو جس طرح تمہیں بتایا گیا ہے۔ حالانکہ تم اس سے پہلے ناواقف تھے۔

۱۹۹.پھر چل پڑو جہاں سے لوگ چل پڑیں۔ اور اللہ سے مغفرت طلب کرو۔ بے شک اللہ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔

۲۰۰.پھر جب تم اپنے حج کے اعمال بجالا چکے ہو تو اس طرح اللہ کو یاد کرو جیسے تم اپنے باپ داداؤں کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ پھر لوگوں میں سے کچھ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم کو دنیا میں دے۔ ان کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

۲۰۱.ان میں سے کچھ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم کو دنیا میں خوبی دے اور آخرت میں بھی خوبی دے۔ اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچاؤ۔

۲۰۲.انہی لوگوں کے لئے اپنی کمائی کا حصہ ہے۔ اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

۲۰۳.اور اللہ کو گنتی کے چند دنوں میں یاد کرو پھر جو کوئی دو دن جلدی چلا گیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور جو کوئی پیچھے رہ گیا تو جو ڈرتا ہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں۔ اور اللہ سے ڈرو۔ اور جان لو کہ تم سب اسی کے پاس جمع ہونے والے ہو۔

۲۰۴.اور کچھ لوگ ایسے ہیں جن کی بات دنیا کی زندگی کے بارے میں تجھے پسند آتی ہے۔ اور دل کی بات پر اللہ کو گواہ قرار دیتا ہے جبکہ (حقیقت میں) وہ سخت دشمنوں میں سے ہے۔

۲۰۵.اور جب وہ (تیرے پاس سے) لوٹے تو زمین میں دوڑتا پھرے تاکہ اس میں فساد پھیلائے اور کھیتوں اور نسلوں کو تباہ کردے جبکہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا ہے۔

۲۰۶.اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو غرور اس کو گناہ کرنے پر تیار کرے۔ پس اس کے لئے جہنم کافی ہے اور بے شک وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

۲۰۷.اور لوگوں میں کچھ ایسے ہیں جو اپنی جان، اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے، بیچتا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔

۲۰۸.اے ایمان والو! تم سب امن و سلامتی میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی مت کرو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

۲۰۹.پھر واضح نشانیاں تمہیں ملنے کے بعد بھی اگر تم لغزش کر جاؤ تو جان لو کہ بے شک اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

۲۱۰.کیا وہ اس انتظار میں ہیں کہ اللہ بادل کے سائبانوں میں اور فرشتے ان کے پاس آئیں اور فیصلہ طے ہو جائے اور سب کاموں کی بازگشت اللہ ہی طرف ہے۔

۲۱۱. بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے ان کو کتنی کھلی نشانیاں عنایت کیں اور جو اللہ کی نعمت کو حاصل کرنے کے بعد بدل ڈالے تو اللہ سخت عذاب والا ہے۔

۲۱۲. کافروں کے لئے دنیوی زندگی دلفریب بنادی گئی ہے۔ اور مومنوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اور پرہیزگار لوگ قیامت کے دن ان سے بالا تر ہوں گے۔ اور جو بھی چاہے اللہ اسے بے شمار روزی دیتا ہے۔

۲۱۳. سب لوگ ایک ہی قوم تھے۔ پھر اللہ نے انبیاء کو بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ برحق کتاب بھیجا تا کہ ان کے باہمی اختلافات میں فیصلہ کرے۔ اور کتاب کے بارے میں اختلاف نہیں کیا مگر، باہمی دشمنی میں اور واضح نشانیاں پہنچنے کے بعد، انہی لوگوں نے جن کو کتاب ملی تھی۔ پھر اللہ نے اپنے مرضی سے ایمان لانے والوں کو ان کے باہمی اختلافات میں حق کی ہدایت کی۔ اور جو چاہتا ہے اللہ اسے سیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے۔

۲۱۴. کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ جنت میں جاؤ گے حالانکہ تم پر ان لوگوں جیسے حالات نہیں گزرے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ ان کو (اتنی) جسمانی اور معنوی تکالیف پہنچیں اور ان کو اتنا جھنجھوڑا گیا یہاں تک کہ رسول اور ان کے ساتھ ایمان لانے والے کہنے لگے کہ کب اللہ کی مدد آئے گی۔ سنو اللہ کی مدد قریب ہے۔

۲۱۵. وہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کریں۔ کہدو کہ جو بھی تم نیکی کرو والدین، رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے کرو۔ اور جو بھی تم نیکی کرو گے تو بے شک وہ اللہ کو خوب معلوم ہے۔

۲۱۶. تم پر جنگ فرض ہوئی ہے جبکہ تمہیں وہ بری لگتی ہے۔ اور شاید ایک چیز تمہیں بری لگے جبکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ اور شاید ایک چیز تم کو بھلی لگے جبکہ وہ تمہارے لئے بری ہو۔ اور اللہ جانتا ہے جبکہ تم نہیں جانتے۔

۲۱۷. تجھ سے ماہ حرام میں لڑنے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دو اس میں لڑائی بڑا گناہ ہے۔ اور اللہ کی راہ سے روکنا، اس کو نہ ماننا، مسجد الحرام سے روکنا اور وہاں کے باشندوں کو وہاں سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔ اور فتنہ پروری قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔ اور کفار، جب تک تمہیں اپنے دین سے نہ پھیرائیں، اگر ان کے لئے ممکن ہو، تم سے جنگ کرتے رہیں گے۔ اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے اور کفر کی حالت میں مر جائے تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع جائیں گے۔ یہ لوگ جہنمی ہیں۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

۲۱۸. بے شک جنہوں نے ایمان لایا اور جنہوں نے ہجرت کی اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کی، وہ لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا اور بہت مہربان ہے۔

۲۱۹. وہ لوگ تجھ سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں۔ کہہ دو ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں۔ اور ان دونوں کا گناہ ان کے فائدے سے بہت بڑا ہے۔ اور وہ لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ کہہ دو اپنی بچت۔ اللہ اس طرح تمہارے لئے اپنی نشانیوں کو بیان کرتا ہے تا کہ تم فکر کرو۔

۲۲۰. دنیا اور آخرت کے بارے میں۔ اور وہ لوگ یتیموں کے بارے میں تجھ سے پوچھتے ہیں۔ کہہ دو، ان (کے معاملات) کی اصلاح بہتر ہے اور اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔ اور اللہ بھگاڑنے والوں کو اصلاح کرنے والوں میں سے پہچانتا ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم پر مشقت ڈالتا۔ بے شک اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

۲۲۱. اور مشرک عورتوں سے نکاح مت کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ اور یقیناً ایماندار لونڈی مشرک سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں خوبصورت لگے۔ اور مشرک مردوں کو نکاح میں مت دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ اور یقیناً مومن غلام مشرک سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں خوبصورت لگے۔ وہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں جبکہ اللہ اپنے حکم سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے۔ اور وہ اپنے نشانیوں کو اس طرح لوگوں کو بتلاتا ہے شاید وہ ہشیار ہوں۔

۲۲۲. اور وہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دو وہ غلاظت ہے۔ پس حیض کی حالت میں عورتوں سے دور رہو۔ اور جب تک وہ پاک نہ ہوں ان کے نزدیک مت ہو جاؤ۔ پھر جب وہ اپنے آپ کو پاک کریں تو ان کے پاس جاؤ اس طرح جس طرح اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اور وہ پاک رکھنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۲۲۳. تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتی ہیں۔ پس جہاں سے (یا جب) چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ اور اپنے لئے آگے (نیک اعمال) بھیجو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ اور جان لو کہ تم کو اس سے ملنے والے ہو۔ اور ایمانداروں کو بشارت دو۔

۲۲۴. اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ مت بناؤ کہ تم کو نیکی کرنے، تقوی اور لوگوں کے درمیان باہمی اصلاح سے روکے۔ اور اللہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

۲۲۵. اللہ تمہیں اپنی قسموں میں بیہودگی پر نہیں پکڑتا۔ لیکن جن کو تمہارے دلوں نے کمایا ہے ان پر پکڑتا ہے۔ اللہ بڑا بخشنے والا اور بردبار ہے۔

۲۲۶. جو لوگ اپنی عورتوں سے دور رہنے کی قسم کھا لیتے ہیں ان کے لئے چار مہینے کی مہلت ہے۔ پھر اگر وہ (اس مدت میں) رجوع کریں تو اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

۲۲۷. اگر انہوں نے طلاق کا پکا ارادہ کیا تو بے شک اللہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے۔

۲۲۸. طلاق شدہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض انتظار میں رکھیں۔ اور ان کے لئے جائز نہیں کہ اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہیں تو وہ اللہ نے جو ان کے پیٹ میں پیدا کیا ہے اس کو چھپا رکھیں اور اگر وہ اصلاح چاہیں تو (اس مدت میں) ان کے شوہروں کا حق زیادہ ہے کہ ان کو واپس لے لیں۔ ان کو اتنا ہی عرفاً حق ہے جتنا ان پر عرفاً حق ہے۔ اور مردوں کو عورتوں پر کچھ برتری ہے اور اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

۲۲۹. طلاق دو بار ہے۔ اس کے بعد یا عرف کے مطابق رکھ لیں یا نیک طریقے سے رخصت کریں۔ اور تمہیں جائز نہیں کہ جو کچھ تم نے عورتوں کو دیا ہے ان میں سے کچھ واپس لے لو۔ مگر دونوں کو یہ ڈر ہو کہ کہیں وہ الہی حدود کو قائم نہ رکھ سکیں۔ تو ان پر کوئی باک نہیں کہ عورت کچھ بطور معاوضہ دے۔ یہ اللہ کے حدود ہیں پس ان کی خلاف ورزی مت کرو۔ اور جو کوئی اللہ کے حدود کی خلاف ورزی کرے پس وہی لوگ ہی ظالم ہیں۔

۲۳۰. پھر (دو مرتبہ طلاق کے بعد) اگر وہ اس عورت کو طلاق دے تو اس کے لئے وہ حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر (دوسرا شوہر) طلاق دے دے تو ان دونوں پر کچھ باک نہیں کہ پھر ایک دوسرے سے مل جائیں اس شرط پر کہ وہ سمجھیں کہ الہی دستورات کی کو قائم رکھ سکیں گے۔ اور یہ اللہ کے حدود ہیں ان کو ایسی قوم کے لئے بیان فرماتا ہے جو جانتے ہیں۔

۲۳۱. اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی (عدت کی) مدت پوری ہو جائے تو ان کو عرف کے مطابق رکھ لو یا عرف کے مطابق چھوڑ دو۔ اور ان کو ستانے کے لئے مت روکو کہ تم ان پر زیادتی کرو۔ اور جو ایسا کرے گا اس نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ اور تم اللہ کی نشانیوں کا مذاق مت اڑاؤ۔ اور تم

پر اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور یہ کہ اس نے تم پر کتاب و حکمت اتاری کہ وہ اس کے ذریعے تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ سب کچھ اچھی طرح جانتا ہے۔ (ثلاثہ)

۲۳۲. جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ (عدت کی) مدت پوری کر چکیں تو ان کو اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکو جب وہ آپس میں، عرف کے مطابق، راضی ہوں۔ یہ نصیحت اس کو کی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ تمہاری باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے لئے بہتر ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔

۲۳۳. مائیں اپنی اولاد کو اگر مدت پوری کرنا چاہیں تو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ اور (باپ) جس کی اولاد ہے اس پر، عرف کے مطابق، (ان اولاد کی) ماؤں کا کھانا اور کپڑا ہے۔ کسی کو اس کی گنجائش سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی۔ نہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے کوئی تکلیف دی جائے اور نہ باپ کو۔ اور وارثوں پر بھی یہی لازم ہے۔ پھر اگر دونوں باہمی مشورت اور رضامندی سے چاہیں کہ دودھ چھڑا لیں تو ان پر کچھ باک نہیں۔ اور اگر تم چاہو کہ اپنی اولاد کو دودھ کسی اور سے پلائے تو اگر عرف کے مطابق طے شدہ اجرت ادا کرو تو تم پر (بھی) کچھ باک نہیں۔ اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ تمہارے سب کاموں سے اچھی طرح آگاہ ہے۔

۲۳۴. اور تم میں سے جو مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو ان عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن انتظار میں رکھیں۔ پھر جب وہ (عدت کی) مدت پوری کر چکیں تو تم پر کچھ باک نہیں کہ وہ اپنے بارے میں عرف کے مطابق جو کچھ کریں۔ اور اللہ تمہارے تمام کاموں سے خوب با خبر ہے۔

۲۳۵. اور تم پر کچھ باک نہیں کہ تم پیغام نکاح کو اشارہ میں کہو یا اپنے دل میں پوشیدہ رکھو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم ان عورتوں کا ذکر کرو گے لیکن ان سے نکاح کا وعدہ چھپ کر نہ کر رکھو مگر عرف کے مطابق کوئی بات کرو۔ اور عقد نکاح کا فیصلہ مت کرو یہاں تک کہ (عدت کی) مقررہ مدت اپنی انتہا کو پہنچ جائے۔ اور جان لو کہ اللہ کو، جو کچھ تمہارے دل میں ہے، معلوم ہے۔ پس اس سے ڈرو۔ اور جان لو کہ اللہ بڑا بخشنے والا اور بردبار ہے۔

۲۳۶. تم پر کچھ باک نہیں کہ تم عورتوں کو چھونے یا کوئی مہر یہ مقرر کرنے سے پہلے طلاق دو۔ اور (طلاق دینے کی صورت میں) ان کو خرچ دو۔ مالدار پر اس کے حساب سے اور غریب پر اس کے حساب سے۔ عرف کے مطابق خرچہ دو۔ (یہ دستور) نیک لوگوں پر لازم ہے۔

۲۳۷. (اگر) تم عورتوں کو چھونے سے پہلے طلاق دو جبکہ ان کے لئے مہر یہ مقرر کر چکے ہو تو مقررہ مہر یہ کا نصف دو۔ مگر یہ کہ عورتیں یا جن کے ہاتھ میں ان کے نکاح کا اختیار ہے معاف کریں۔ تمہارا (مہر یہ کا) معاف کرنا زیادہ تقویٰ کے قریب ہے۔ اور ایک دوسرے پر احسان کرنا نہ بھولو۔ بے شک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خوب آگاہ ہے۔

۲۳۸. سب نمازوں کا تحفظ کرو اور (خاص طور پر) بیچ والی نماز کا۔ اور اللہ کی بارگاہ میں خاضعانہ کھڑے ہو جاؤ۔

۲۳۹. پھر اگر تم ڈرو تو پیدل یا سوار حالت میں پڑھو۔ پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ تو اللہ کو اس طرح یاد کرو جس طرح تم کو سکھایا ہے جو تم نہیں جانتے تھے
۔

۲۴۰. تم میں سے جو مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو ان کے بارے میں وصیت کریں کہ ان کو گھروں سے نکالے بغیر ان کے لئے ایک سال کا خرچہ دیں۔ پھر اگر وہ عورتیں خود نکل جائیں تو تم پر کچھ باک نہیں کہ وہ عرف کے مطابق اپنے لئے جو کچھ کریں۔ اور اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

۲۴۱. طلاق شدہ عورتوں کے لئے عرف کے مطابق خرچ دینا ہے۔ (یہ) پرہیزگاروں پر فرض ہے۔

۲۴۲.اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی نشانیوں کا بیان فرماتا ہے۔شاید تم عقل سے کام لو۔

۲۴۳. کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو موت کے خوف سے نکلے جو ہزاروں میں تھے۔ پھر اللہ نے ان سے فرمایا کہ مر جاؤ۔ پھر ان کو زندہ کر دیا۔ بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے۔لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ہیں۔

۲۴۴.اللہ کی راہ میں لڑو اور جان لو کہ بے شک اللہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

۲۴۵. کون ہے جو اللہ کو نیک قرض دے۔ پھر اللہ اس کو کئی گنا کر دے۔ اور اللہ ہی تنگی کر دیتا ہے اور وہی کشادہ کرتا ہے۔اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

۲۴۶. کیا تو نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کی جماعت کو نہیں دیکھا۔ جب انہوں نے اپنے کسی نبی سے کہا: ہمارے لئے ایک حکمران مقرر کرو تا کہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں۔ نبی نے کہا: اگر تم پر لڑائی فرض ہو جائے تو کیا یہ متوقع نہیں کہ تم نہ لڑو؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ کی راہ میں کیوں نہ لڑیں جبکہ ہمیں اپنے گھروں سے نکال دیے گئے ہیں اور ہماری اولاد ہم سے چھین لئے گئے ہیں؟ پھر جب ان کو لڑائی کا حکم ہوا تو، ان میں سے کچھ لوگوں کے علاوہ، سب پھر گئے۔اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

۲۴۷.ان کے نبی نے ان سے کہا: بے شک اللہ نے طالوت کو تمہارے لئے حکمران مقرر کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا: وہ کیسے ہم پر حکمران ہو سکتا ہے، جبکہ ہم حکمرانی کے اس سے زیادہ مستحق ہیں اور نہ ہی اس کو مالی وسعت ملی ہے؟ نبی نے کہا: بے شک اللہ نے اس کو تم پر ترجیح دی ہے۔اور اس کو علم اور جسم کے اعتبار سے (تم سے) زیادہ طاقت دی ہے۔ بے شک جو چاہتا ہے اللہ اسے اپنی حکومت دے دیتا ہے۔اور اللہ بہت فضل کرنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

۲۴۸.ان کے نبی نے ان سے کہا: اس کی حکومت نشانی یہ ہے کہ کہ تمہارے پاس صندوق آئے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے سکون خاطر اور ہارون اور موسیٰ کے خاندان کی کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں۔ جسے فرشتے اٹھالائیں گے۔بے شک اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

۲۴۹. پھر جب طالوت اپنے لشکر کے ساتھ نکلے تو اس نے (لشکر سے) کہا: بے شک اللہ ایک نہر پر تمہارا امتحان لینے والا ہے۔ پس (اس طرح کہ) جس نے اس سے پانی پیا وہ مجھ سے نہیں اور جس نے اس کو نہ چکھا تو وہ بے شک مجھ سے ہے۔ مگر جو اپنے چلو بھر پانی پیے۔ پھر ان میں سے کچھ لوگوں کے علاوہ سب نے اس (نہر) سے پانی پی لیا۔ پھر جب طالوت اور اس کے ساتھ ایماندار لوگ (اس نہر سے) پار ہوئے تو (اس کے لشکر والے) کہنے لگے: آج جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کی ہم میں طاقت نہیں۔(لیکن) جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ وہ اللہ سے ملنے والے ہیں کہنے لگے: اللہ کی مشیّت سے کتنی مرتبہ ایک چھوٹی جماعت ایک بڑی جماعت پر غالب آئی ہے۔اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۲۵۰. جب وہ جالوت اور اس لشکر کے مقابلے میں نکلے تو انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہمیں صبر سے لبریز فرما، ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر جماعت کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

۲۵۱. پھر انہوں نے اللہ کی مشیّت سے ان کو شکست دی اور داؤد نے جالوت کو مارا۔ اور اللہ نے اس کو سلطنت، حکمت اور جو چاہا اس کو سکھایا۔اور اگر اللہ لوگوں میں سے ایک کو دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرا دیتا تو زمین خراب ہو جاتی۔ لیکن اللہ عالم والوں پر بہت مہربان ہے۔

۲۵۲. یہ اللہ کی آیتیں ہیں جنہیں ہم تجھ کو حق کے ساتھ سنا رہے ہیں اور تو بے شک مرسلین میں سے ہیں۔

۲۵۳. یہ سب رسول ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی۔ان میں سے کچھ سے اللہ نے کلام فرمایا۔اور بعض کے درجے بلند کئے۔ اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو معجزے دئے اور روح القدس کے ذریعے اس کو قوت دی۔اور اگر اللہ چاہتا تو واضح نشانیاں آنے کے بعد ان پیغمبروں کے بعد والے آپس میں نہ لڑتے۔لیکن انہوں نے آپس میں اختلاف کیا۔ پھر ان میں کچھ نے ایمان لایا اور کچھ کافر ہو گئے۔اور اگر اللہ چاہتا تو وہ آپس میں نہ لڑتے۔لیکن اللہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

۲۵۴. اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں روزی دیا ہے اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت اور نہ دوستی اور نہ سفارش ہو گی۔اور کافر لوگ ہی ظالم ہیں۔

۲۵۵. اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ زندہ اور سب کا نگہبان ہے۔نیند اور اونگھ اس کو نہیں پکڑ سکتی۔جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کی ہے۔کون ہے جو اس کی اجازت بغیر اس کے پاس سفارش کرے۔وہ مخلوقات کے حال اور آئندہ دونوں کو جانتا ہے۔اور وہ لوگ،اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا کہ وہی چاہے۔ اس کی کرسی تمام آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے۔ان دونوں کا تحفظ اس کے لئے بوجھ نہیں بنتا ہے۔اور وہی سب سے برتر اور عظمت والا ہے۔

۲۵۶. دین میں جبر نہیں ہے۔بے شک ہدایت گمراہی سے الگ ہو چکی ہے۔اب جو کوئی طاغوت کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لے آئے تو اس نے مضبوط سہارے کو تھام لیا ہے۔جس کے لئے ٹوٹ پھوٹ نہیں۔اور اللہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

۲۵۷. اللہ ایمانداروں کا دوست ہے۔وہ ان کو ظلمت سے نور کی طرف نکالتا ہے۔اور جو لوگ کافر ہوئے ان کے دوست طاغوت ہیں۔جو ان کو نور سے ظلمت کی طرف نکالتے ہیں۔یہی لوگ ہی دوزخ والے ہیں۔وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

۲۵۸. کیا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں مجادلہ کیا۔اس وجہ سے کہ اللہ نے اس کو سلطنت دی تھی۔جب ابراہیم نے کہا: میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔وہ بولا: میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔ ابراہیم نے کہا: بے شک اللہ تو سورج مشرق سے لاتا ہے تُم مغرب سے لاؤ۔تب وہ کافر ہکا بکا رہ گیا۔اور اللہ ظالم جماعت کو ہدایت نہیں کرتا۔

۲۵۹. یا اس شخص کو (کیا نہیں دیکھا؟) جو ایک گاؤں سے گزرا جو کھنڈر بنا ہوا تھا۔تو بولا: اللہ اس کو مرنے کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟ پھر اللہ نے اس کو سو برس مردہ رکھا پھر اس کو زندہ کیا۔(اس کو) کہا: تو کتنی دیر رہا؟ اس نے بولا: میں ایک دن یا اس سے کچھ کم رہا۔(اس کو) کہا: نہیں بلکہ تو سو برس یہاں رہا ہے۔ پس تو اپنا کھانا پینا دیکھ جو (اب تک) سڑا نہیں۔اور اپنا گدھا دیکھ اور ہم نے تجھے لوگوں کے لئے (عبرت کی) نشانی قرار دینا چاہا۔ اور (اس گدھے کی) ہڈیاں دیکھ کس طرح ہم ان کو جوڑتے ہیں اور پھر ہم ان پر گوشت چڑھاتے ہیں۔پھر ان کو یہ بات واضح ہو گئی تو کہا: میں جانتا ہوں کہ یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۲۶۰. اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا: اے میرے رب! مجھے دکھائے کہ کس طرح تو مردوں کو زندکرتا ہے؟ تو کہا: کیا تو نہیں مانتا؟ (ابراہیم نے) کہا: کیوں نہیں لیکن (چاہتا ہوں) میرا دل مطمئن ہو جائے۔کہا: تو چار پرندے لو۔پھر ان کو اپنے پاس بلا لو۔پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دے۔پھر ان کو اپنے پاس بلاؤ تو وہ دوڑتے ہوئے آئیں گے۔اور جان لو کہ بے شک اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

۲۶۱. ان کی مثال جو اپنے اموال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایک دانے کی سی ہے جو سات بالیاں نکالیں جس کی ہر بالی میں سو دانے ہوں۔اور جو چاہتا ہے اس کے لئے اللہ کئی گنا بڑھاتا ہے اور اللہ بے نہایت بخشش کرنے والا اور جاننے والا ہے۔

۲۶۲. جو لوگ اپنے اموال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ ستاتے ہیں۔ ان کے لئے اپنے رب کے پاس اپنا اجر ہے۔ اور نہ کو کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگیں ہوتے ہیں۔

۲۶۳. پسندیدہ بات اور درگذر اس خیرات سے بہتر ہے جس کا نتیجہ (سائل کی) دل آزاری ہو اور اللہ بے نیاز اور نہایت بردبار ہے۔

۲۶۴. اے ایمان والو! اپنے خیرات کو منت اور دل آزاری کے ذریعے ضائع مت کرو۔ جیسے کوئی اپنے مال کو لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتا ہے جبکہ نہ اس کو اللہ پر ایمان ہے نہ آخرت پر۔ ایسا شخص اس چٹان کی مانند ہے جس پر تھوڑی سی مٹی ہو پھر اس پر زور سے مینہ برسے اور اس کو بالکل صاف چھوڑ دے۔ یہ لوگ اپنی کمائی کو بالکل حاصل نہ کر سکیں گے۔ اور اللہ کافر جماعت کی ہدایت نہیں کرتا۔

۲۶۵. اور ان کی مثال، جو اللہ کی خوشنودی اور اپنے قلبی ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں، ایک ٹیلے پر موجود درخت کی مانند ہے۔ جس پر زور سے مینہ برسے اور وہ دوگنا پھل دے۔ اور اگر زور کا مینہ نہ ہو تو ہلکی پھوار (کافی) ہے۔ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس کو خوب دیکھتا ہے۔

۲۶۶. کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ اس کے کھجور اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے نیچے نہریں جاری ہوں۔ اور اس میں اس کے لئے ہر قسم کے پھل ہوں۔ اور بڑھاپا آ گیا ہو جبکہ اس کے ننھے ننھے بچے ہوں۔ پھر یک لخت ایک بگولا آپڑے جس میں آگ ہو اور اس باغ کو جلائے۔ اس طرح اللہ اپنی نشانیوں کو بیان کرتا ہے شاید تم سوچو۔

۲۶۷. اے ایمان والو! تم اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرو۔ اور اس چیز میں سے جسے ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کیا اور اس کمائی میں سے ناپاک چیز سے خرچ کرنے کا قصد (تک) نہ کرو حالانکہ تم خود (کوئی تجھے دے تو) اس کو کبھی نہ لوگے مگر یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ اور جان لو کہ اللہ بے نیاز اور خوبیوں والا ہے۔

۲۶۸. شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کا حکم کرتا ہے اور اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل و کرم کا وعدہ دیتا ہے۔ اور اللہ بہت کشایش والا اور خوب جاننے والا ہے۔

۲۶۹. جو بھی چاہے اللہ اسے حکمت عنایت کرتا ہے اور جسے حکمت دی گئی اسے بہت بڑی خوبیوں کی دولت دی گئی ہے۔ اور فقط عقلمند ہی نصیحت قبول کرتے ہیں۔

۲۷۰. اور جو بھی تم خرچ کرو یا منت مانو گے بے شک اللہ اسے جانتا ہے۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

۲۷۱. اگر خیرات کو ظاہر کر کے دو تو کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر اس کو چھپاؤ اور فقیروں کو پہنچاؤ تو وہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اللہ تمہارے گناہوں کا کفارہ کر دے گا۔ اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔

۲۷۲. ان کی (جبراً) ہدایت تیرا فرض نہیں لیکن جو چاہے اللہ اس کی ہدایت کرے گا۔ اور جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو تو وہ تمہارے اپنے لئے ہی ہے۔ اور تم فقط اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہی خرچ کرتے ہو۔ اور تم جو بھی خرچ کرو وہ تمہیں مکمل واپس ملے گا جبکہ تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

۲۷۳. (خیرات) ان فقیروں کے لئے ہے جو اللہ کی راہ میں پھنس گئے ہیں۔ زمین میں چل پھر نہیں سکتے۔ ناواقف لوگ ان کی عزت نفس کیوجہ سے ان کو مالدار سمجھتے ہیں۔ تم ان کو ان کی ظاہری شکل سے پہچان جائے۔ یہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتے۔ اور تم جو بھی خرچ کرتے ہو وہ بے شک اللہ کو معلوم ہے۔

۲۷۴. جو لوگ اپنے اموال اللہ کی راہ میں دن اور رات، علانیہ اور مخفیانہ، خرچ کرتے ہیں تو ان کے لئے ان کا ثواب ان کے اپنے رب کے پاس ہے۔ اور نہ ان کو کوئی خوف ہے نہ وہ غمگیں ہوں گے۔

۲۷۵. جو لوگ سود کھاتے ہیں سود وہ نہیں اٹھتے مگر شیطان چھو کر حواس باختہ شخص کی مانند اٹھتا ہے۔۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے کہا کہ خرید و فروخت (بھی) تو سود کی مانند ہے۔ حالانکہ اللہ نے خرید وفروخت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام۔ پھر جس کو اپنے رب کی نصیحت ملی پھر وہ باز آگیا تو اس کے لئے وہی ہے جو پہلے لے چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ اور جو کوئی دوبارہ سود لے لے تو وہی لوگ ہی جہنمی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۲۷۶. اللہ سود کو نابود کرتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے۔ اور اللہ کسی ناسپاس اور گنہگار سے خوش نہیں۔

۲۷۷. بے شک جنہوں نے ایمان لایا اور عمل صالح بجالایا اور نماز قائم کیا اور زکات دیا ان کے لئے اپنے رب کا پاس ان کا اجر ہے۔ اور نہ ان کو کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگیں ہوں گے۔

۲۷۸. اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر تم ایماندار ہو تو (لوگوں کے ذمے) باقیماندہ سود کو چھوڑ دو۔

۲۷۹. پھر اگر تم نہیں چھوڑتے تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور اگر تم توبہ کرو تو تمہارا اصل سرمایہ تمہارے لئے ہے۔ نہ تم (کسی پر) ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم ہو۔

۲۸۰. اگر کوئی تنگ دست ہو تو اس کے لئے گشائش تک مہلت ہے۔ اور اگر معاف کر دو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم جانتے۔

۲۸۱. اس دن سے ڈرو جس دن تم سب اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر ہر کسی کو اس کی کمائی مکمل بغیر کسی زیادتی کے واپس کیا جائے گا۔

۲۸۲. اے ایمان والو! جب تم آپس میں ایک خاص مدت کے لئے ادھار کا معاملہ کرو تو اس کو لکھ لیا کرو۔ اور چاہیے کہ تمہارے درمیان کوئی عادلانہ لکھنے والا اس کو لکھے۔ اور کاتب جس طرح اللہ نے اسے تعلیم دیا ہے اسی طرح لکھنے سے انکار نہ کرے۔ پھر وہ لکھے۔ اور جس پر حق ہے وہ املا کرے۔ اور وہ اپنے رب اللہ سے ڈرے اور اس میں سے ذرہ برابر کمی نہ کرے۔ پھر اگر جس پر حق ہے وہ کم عقل یا کمزور یا لکھوانے سے عاجز ہو تو اس کا ولی (شرعی سرپرست) عادلانہ لکھوائے۔ اور تمہارے مردوں میں سے دو گواہ شاہد رکھو۔ پھر اگر دو (عادل) مرد نہ ہوں تو اپنے پسندیدہ لوگوں میں سے ایک مرد اور دو عورتیں (کافی ہیں) تاکہ اگر ان دونوں میں سے ایک بھول جائے تو دوسرا اسے یاد دلائے۔ اور اگر گواہوں کو (گواہی کے لئے) بلایا جائے تو انکار نہ کریں۔ اور قرض کو، اس کی معینہ مدت تک، چھوٹا ہو یا بڑا، لکھنے میں سستی نہ کریں۔ یہ بات اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ اور گواہی کے تحفظ کا بہتر طریقہ (بھی) ہے۔ اور تمہارے شک و شبہ سے بچنے کا زیادہ احتمال ہے۔ مگر یہ کہ کوئی ہاتھوں ہاتھ لین دین ہو۔ اس میں تمہارے لئے کوئی باک نہیں کہ اسے نہ لکھو۔ اور جب لین دین کرو تو گواہ رکھا کرو۔ اور نہ کاتب کا نقصان ہو نہ گواہ کا۔ اور اگر تم ایسا کرو تو یہ تمہاری کھلی معصیت ہے۔ اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تم کو سکھاتا ہے اور اللہ ہر ایک چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

۲۸۳. اگر تم سفر میں ہو اور کوئی کاتب نہ ملے تو گرو ہاتھ میں رکھیں۔ پھر اگر ایک دوسرے پر اعتماد کرو تو جس پر اعتماد کیا گیا ہے وہ مانت واپس کرے۔ اور اپنے رب سے ڈرے۔ اور گواہی مت چھپاؤ۔ اور جو شخص اس کو چھپائے تو بے شک اس کا دل گنہگار ہے۔ اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب آگاہ ہے۔

۲۸۴. آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے۔اور تم اپنے دل کی بات کو اظہار کرو یا اسے چھپاؤ اللہ اس کا حساب لے گا۔ پھر وہ جو چاہے اسے بخش دے گا اور جو چاہے اسے عذاب کرے گا۔اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۲۸۵. رسول نے جو کچھ اس پر اپنے رب کی طرف سے نازل ہوا اسے مان لیا اور مومنوں نے بھی۔ سب نے اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مان لیا۔(مومنین) کہتے ہیں کہ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی رسول کو جدا نہیں کرتے۔اور انہوں نے کہا: ہم نے سنا اور بجالایا۔اے ہمارے رب! تیری بخشش چاہتے ہیں۔اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۲۸۶. اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ ہر کسی کے لئے اس کی اپنی کمائی ہے اور ہر کسی کے خلاف اس کا اپنا کرتوت ہے۔اے ہمارے رب! ہم سے بھول کر یا جان کر غلطی ہو گئی ہو تو اس پر ہمیں نہ پکڑے۔اے ہمارے رب! ہم پر اس طرح بوجھ نہ ڈالے جس طرح ہم سے اگلوں پر تو نے ڈالا۔اے ہمارے رب! ہم پر اس طرح بوجھ نہ ڈالے جس کے برداشت کی طاقت ہم میں نہ ہو اور ہم سے درگذر کر اور ہمیں بخش دو اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا رب ہے۔کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔